

اور زیادہ فضل

نمبر 3459

ایک منادی

منگل، 20 مئی، 1915 کو شائع ہوئی
سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے وسیلہ سے دی گئی
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن میں

"لیکن وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

یعقوب 6:4

اگرچہ رسول یعقوب کا مکتوب نہایت عملی ہے، تو بھی وہ خُدا کے فضل کی تمجید کرنے سے غافل نہیں۔ بلکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا، تو وہ بہت غیر عملی شمار کیا جاتا۔ بعض مذہب کے اقراری ایسے ہیں جو تعلیمات سے محبت رکھتے ہیں مگر فرائض سے گھن کھاتے ہیں۔ وہ ایمان کو تھامے رکھتے ہیں، مگر اعمال سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ وہ اُن اصولوں کو قبول کرتے ہیں جو بیان کیے گئے ہیں، مگر اُن احکام کو رد کرتے ہیں جو عائد کیے گئے ہیں۔ اسی میں وہ خطا کرتے ہیں۔

تاہم، اگر ہم مخالف سمت میں جھکاؤ رکھتے ہوں، تو ہم بھی نہ صرف غلطی کریں گے بلکہ ممکن ہے کہ ایک اور بھی زیادہ سنگین خطا کے مرتکب ہوں۔ اگر ہم ہمیشہ اُن بڑے کاموں کی تشریح کریں اور زور دیں جو ہم سے سرزد ہونے ہیں، مگر اُن عظیم کارناموں کا ذکر نہ کریں جو ہمارے واسطے سرانجام دیے گئے، اگر ہم اُن پہلوں کی تعریف کریں مگر اُس جڑ کو بھول جائیں جس سے وہ پھوٹتے ہیں، اگر ہم انسان کے اعمال کی داد دیں مگر خُدا کے فضل کی مدح نہ کریں—تو یہ بھی نقصان دہ ہوگا۔

شکر ہو کہ ہمیں مقدسین ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت گزار ہونے کا بھی سبق ملا ہے؛ عہد کے تقاضے بھی سکھائے گئے ہیں اور مخلوق کی ذمہ داریاں بھی؛ خُدا کی توفیقیں بھی ظاہر کی گئی ہیں اور ایمانداروں کی مختلف قابلیتیں بھی جو فضل سے حرکت میں آتی ہیں۔ پس ہم آسانی سے یہ جان سکتے ہیں کہ فضل کا اصول کس طرح نیکی کی مشق سے ملتا اور اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

جب ہم اُس فطری دشمنی کی روح سے جنگ کرتے ہیں، تو فضل اُس شکل میں ظاہر ہوتا ہے جسے یعقوب "اور زیادہ فضل" کہتا ہے؛ اور یہ ہمیں عطا کیا جاتا ہے تاکہ ہم غالب آئیں اور فتح مند ٹھہریں۔

پس، ہم سب سے پہلے اپنے متن کے الفاظ کو اُن کے فطری سیاق و سباق میں دیکھیں گے۔ پھر، ہم اُن کے عمومی اسباق پر غور کریں گے۔ اور تیسرے درجہ پر، ہم اُنہیں ایک خاص اطلاق کے ساتھ جوڑیں گے، تاکہ ہم میں سے ہر ایک اُنہیں اپنے لیے اپنا لے۔

I

ہمارا متن اُس کے طبعی ربط میں :

جوں ہی تُو اس معاملہ پر نظر کرتا ہے، تو ایک نمایاں تضاد سے تیرے دل پر ضرب پڑتی ہے۔ یہاں فقط موازنہ ہی نہیں بلکہ دو زور آور محرکات آمنے سامنے رکھے گئے ہیں — ایک طرف ایک شدید فطری میلان، اور دوسری طرف ایک فیاض بخشش۔ "جو روح ہم میں ہے وہ حسد سے رغبت رکھتی ہے، لیکن وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

ہماری جانب ایک "روح" ہے — ایک پُرہنگام و پُر تلاطم جذبہ؛
اور خُدا کی طرف سے ایک شیریں مٹھاس ہے — فضل کی زائد فراہمی۔

ہم فریاد کرنے والے اور شکایت گزار، بے قراری و بے صبری میں ڈوبے ہوئے۔
مگر وہ، حسد کے بدلے میں بھی، نہ تو بخل کرتا ہے، نہ تنگدلی سے روکتا ہے، نہ فضل روک رکھتا ہے (حالانکہ اگر وہ ایسا کرتا تو انصاف ہوتا) — بلکہ وہ مدد کرتا ہے، بڑھاتا ہے، اور اپنی فیاضی کو زیادہ کرتا ہے؛
گویا وہ ہماری ضدی راہوں کی شدت کا کفارہ اپنے فضل کی وسعت سے دیتا ہے۔

جو روح ہم میں ہے وہ خُدا سے شکوہ کرتی ہے، گویا ہم اُس پر غیرت کھاتے ہیں کہ اُس نے دوسروں کو ہم سے زیادہ بخش دیا ہے۔

تاہم، جو روح خُدا میں ہے، وہ دینا جاری رکھتی ہے، اور فرماتی ہے:
"کیا تیری آنکھ بُری ہے کیونکہ میری نیک ہے؟ کیا مجھے اختیار نہیں کہ اپنی ملکیت سے جو چاہوں کروں؟"

جو روح ہم میں ہے وہ اُس نعمت کی قدر نہیں کرتی جو ہمیں دی گئی ہے، کیونکہ وہ بظاہر کسی اور کی نعمت سے کمتر دکھائی دیتی ہے۔

لیکن خُدا، باوجود اس کے کہ ہم اُس کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں، نہ صرف ہم سے اپنی بخشش واپس نہیں لیتا بلکہ "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

"کوئی سوچ سکتا تھا کہ کیونکہ "جو روح ہم میں ہے وہ حسد سے رغبت رکھتی ہے، اس لیے خُدا ہم سے برگشتہ ہو، آسمان کی بوتلوں کو بند کر دے، شبنم کو حکم دے کہ ہم پر نہ گرے اور اپنی محبت کی تمام برکتیں ہم سے واپس لے لے۔"

— لیکن نہیں

کتاب یہ نہیں کہتی کہ وہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے؛ نہ یہ کہ ہم ایک سمت دوڑتے ہیں اور وہ دوسری سمت۔ نہ یہ کہ اُس کے خیالات ہمارے خیالات نہیں، اور اُس کی راہیں ہماری راہوں سے جدا ہیں۔ اور پھر، یہ بھی نہیں کہ ہماری راہیں اُس کی راہوں کی مانند نہیں، اور ہمارے خیالات اُس کے خیالات کے برعکس۔ نہ وہ ہم تک نیچے جھکتا ہے یوں کہ اپنی پاکیزہ فطرت کو ہمارے ساتھ برابری پر لا کر اُس بدلے کا جواب دے جسے ہم اپنی نظر میں واجب سمجھتے ہیں، اگر مکافاتِ عمل کے سخت قوانین کو لاگو کیا جائے۔

بلکہ وہ اپنی بلندی پر قائم رہ کر، اپنی نیکی سے
"اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

اس تضاد پر غور کر! ہمیشہ اسے یاد رکھ! دیکھ کہ ہم کتنے کمزور ہیں، اور وہ کیسا قادر مطلق؛ ہم کتنے مغرور، اور وہ کیسا فروتن و مہربان؛ ہم کتنی بار خطا کرتے ہیں، اور وہ کیسا بے خطا؛ ہم کتنے بدلنے والے، اور وہ کیسا اٹل و غیر متغیر؛ ہم کتنے اشتعال انگیز، اور وہ کیسا معاف کرنے والا۔

دیکھ کہ ہم میں صرف بُرائی ہے، اور اُس میں فقط بھلائی۔
 پھر بھی، ہماری بدی اُسے اپنی نیکی ظاہر کرنے پر ابھارتی ہے، اور وہ برابر ہمیں برکت دیتا رہتا ہے۔
!! اہ! کیسا قیمتی تضاد ہے

کیا ہمیں یہاں اشارہ نہیں ملتا کہ ہمیں اپنے گناہ کے خلاف جنگ کے ہتھیار کہاں سے لینے ہیں؟
 جو روح ہم میں ہے وہ حسد سے رغبت رکھتی ہے "اب تو کیا کہے گا؟"

کیا تُو خاموشی سے بیٹھے گا اور سمجھے گا کہ تجھے معذور جانا جائے، کیونکہ یہ تیری فطرت کا لازمی میلان ہے؟
 کیا تُو کہے گا کہ حسد ایک فطری جھکاؤ ہے، انسان کے اندر ایک پُر تمنا جذبہ، اور اسی سبب سے اُسے ایک ذہنی ساخت سمجھا جائے نہ کہ اخلاقی جرم — فطرت کی خامی سمجھی جائے، نہ کہ ضمیر کی خطا؟
 یا بدترین صورت میں، اسے خدا کے خلاف ایک قابلِ نفرت سرکشی کی بجائے، فقط ایک آزمائش جان لی جائے؟

آہ! نہیں، اے میرے بھائیو، پاک نوشتوں میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو کسی گناہ کی تائید کرے یا اُسے تھوڑی سی بھی گنجائش دے۔

گناہوں کے لیے معافی شاید روم سے ملے، لیکن صیّون سے برگز نہیں۔

میں نے بعض کو دیکھا ہے جو اپنے غضب کے بعد یوں عذر پیش کرتے ہیں:
"میں ہمیشہ سے تیز مزاج رہا ہوں۔"

یہ اور کیا ہے سوائے اِس کے کہ وہ اپنے گناہ کی شدت اور دیرینہ عادت کا اقرار کرتے ہیں؟
 تو گویا تُو اپنے قصور کو اور بڑھا دیتا ہے، بغیر کسی توبہ کے کہ افسوس کرے، بغیر کسی ایقان کے کہ اُسے چھوڑ دے۔

"حسد کے ساتھ بھی یہی حال ہے — "جو روح ہم میں سکونت رکھتی ہے، وہ حسد سے رغبت رکھتی ہے۔
 تو یہ ہمارے لیے زیادہ افسوسناک بات ہے، اور ہم اسی قدر زیادہ مجرم ٹھہرتے ہیں۔
 یہ صرف حالات کی دی ہوئی کمزوری نہیں، بلکہ ہمارے حیوانی رجحان اور مخلوقی فساد کا ایک اندرونی وصف ہے۔

!! اہ! کیسی ناپاک ہے وہ فطرت جس میں بدی اتنی ہی فطری ہے جتنی حبشی کو سیاہ رنگ یا چیتے کو اُس کی چتکبری کھال تیری ہر معذرت بے کار ہے — تُو گناہ کو ہلکا نہیں کر سکتا، البتہ شرم کو ضرور بڑھا سکتا ہے۔

—یہ وقت نرمی کا نہیں بلکہ جنگ کا ہے
"لیکن وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

گو یا فرمایا گیا

اُس روح کے ساتھ ٹھنڈے دل سے مصالحت نہ کر جو تجھ میں حسد سے رغبت رکھتی ہے، بلکہ اُٹھ! مقابلہ کر، مزاحمت کر،
"اور تب تک کھڑا ہو جب تک کہ اُسے دبا نہ دے"

یہاں دانش ہے جو تجھے اس سخت جنگ میں ہدایت دے

اُس شریر روح کا سامنا پاک و مقدس روح سے کرنا ہے۔

اس جنگ کے ہتھیار جسمانی نہیں، بلکہ فقط فضل کے اسلحہ خانے میں پائے جاتے ہیں۔
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

تُو اپنے گناہوں پر فقط ملامت کرنے سے غالب نہیں آ سکتا
— نہ ہی محض نیکیوں کی مدح سرائی سے اُن کی خیانت کو کم کر سکتا ہے
اگر وہ نیکیاں تیرے اپنے دل کی مٹی میں نہیں اُگیں۔

تُو جتنی چاہے نیت کر لے، اخلاقی شریعت پر قائم نہیں رہ سکتا۔

اور نہ ہی آئندہ دینی خدمات کے ذریعہ ماضی کی سرکشی کا کفارہ دے سکتا ہے۔
ایسے منصوبے اور کوششیں اسماعیل کی نسل کے لیے ہیں، جو غلامی کے نیچے ہے۔

لیکن ہم آزاد عورت کی اولاد ہیں۔

ہم تقدیس کی طرف نہ جنت کے لالچ سے بڑھتے ہیں، نہ جہنم کے خوف سے۔

ہم ایک دوسرے عہد کے ماتحت ہیں۔

وہ طور سینا سے معاملہ رکھتے ہیں—جس نے لوگوں کو لرزا دیا۔

لیکن ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں

لہذا ہمیں اور دلیلیں قائل کرتی ہیں۔

جب ہمیں گناہ کے خلاف لڑنے کو ہتھیار درکار ہوں

تو ہم الہی محبت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور کہتے ہیں

"دیکھ، خُدا نے ہم سے کیسی محبت رکھی! کیا ہم اُس سے غیر محبت سے پیش آئیں؟"

یا ہم کلوری کی طرف جاتے ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے محبوب کے لیے یہ گناہ کتنا تلخ تھا۔

ہم اُس برجھی کو لیتے ہیں جس نے اُس کا دل چھیدا—شاید وہی ہمارے گناہ کے دل کو بھی چھید دے۔

اور ہم اُن کیلوں کو لیتے ہیں جو اُسے صلیب پر جوڑے گئے—اور دعا کرتے ہیں کہ پاک رُوح ہمارے جسم کو، اُس کی شہوات
و رغبتوں سمیت، مصلوب کرے۔

—ہماری جنگ موسیٰ کے اسلحہ خانہ سے نہیں لڑ جاتی

داؤد کا سپر اور نیزہ ہمارے لیے زیادہ موزوں ہے۔

—زندہ خُدا پر ایمان کے وسیلہ سے

—جو ہمیں خطرہ سے بچاتا اور اپنی قوت سے ڈھال بنتا ہے

ہم شیر کو گرا دیں گے، ریچھ کو بچوں کی مانند چیر ڈالیں گے

اور فلسطی کو شکست دیں گے۔

—ہم شریعت کی غلامی کی طرف واپس نہیں جا رہے

!ہمیں "اور زیادہ فضل" حاصل ہے

اور فضل کے ساتھ ہمیشہ خوشی، اطمینان، اور امن بھی آتا ہے۔

وہ تعلیم، جس پر بارہا یہ الزام لگایا گیا کہ یہ گناہ کی آزادی بخشتی ہے، درحقیقت اُسی راہ کو ظاہر کرتی ہے جس سے گناہ کو
مغلوب اور فتح کیا جائے۔

—یہ آیت ہمیں اُس مقام کا پتہ دیتی ہے جہاں ہماری مقدس جنگ کے لیے سپر اور ڈھال موجود ہے

"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

اور یہ عبارت، صرف تضاد اور اشارہ ہی نہیں دیتی، بلکہ میری نظر میں یہ روحانی جنگ میں ثابت قدم رہنے کے لیے ہمیں حوصلہ بھی عطا کرتی ہے۔

"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

ابتدا ہی سے تجھے فضل ملا تھا تاکہ تُو حسد اور ہر دیگر گناہ کے خلاف لڑ سکے۔
اب تُو اس بات سے گھبرا گیا ہے کہ تیری روح کی جنگ طول پکڑ گئی ہے؟
مگر "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے" تاکہ تُو اس جدوجہد کو جاری رکھ سکے۔
جب تک تیری جان میں ایک بھی ایسا جذبہ باقی ہے جو سر اٹھانے کی جسارت کرے،
خُدا کی طرف سے فضل بھی موجود رہے گا جو اُس کا مقابلہ کرے گا۔

کیا تُو اس لیے رنجیدہ ہے کہ تُو گناہ کے خلاف ویسی پیش قدمی نہیں کر رہا جیسی تمنا رکھتا ہے؟
یہ مبارک رنج ہے، اور میں اسے کم نہ کرنا چاہوں گا؛
مگر اسی اثنا میں، اُو ہم بے ایمانی کی طرف نہ جھکیں۔
یہ جان لے کہ اگرچہ آزمائشیں بڑھ جائیں
تو بھی خُدا اور زیادہ فضل دے گا۔
اگرچہ بڑھاپے کے ساتھ کمزوریاں اور یوں آزمائشیں بھی بڑھتی ہیں
تو بھی وہ ہمیشہ اور زیادہ فضل دے گا۔

جب تک لڑائی باقی ہے، مدد بھی باقی رہے گی۔
—بیابان میں جب تک تُو ہے، تجھے من دیا جاتا رہے گا
یہ کبھی بند نہ ہوگا جب تک تُو یردن پار نہ کر لے
جہاں تجھے اب اُس کی ضرورت نہ ہو۔

پس لڑتا جا! کبھی یہ مت کہہ
"میں اس گناہ پر غالب نہیں آ سکتا۔"
خُدا کی مدد سے تُو ضرور غالب آئے گا،
کیونکہ کوئی گناہ تیرے ساتھ آسمان میں داخل نہ ہو سکے گا۔
تجھے اسے مغلوب کرنا ہی ہوگا۔
یہ نہیں ہو سکتا کہ تُو پاکیزگی کے کسی دشمن کے ساتھ صلح کر کے بیٹھے۔
کسی گناہ سے کبھی بھی تُو صلح نہ کرے۔

جب خُداوند یسوع مسیح نے پہلی بار ہم سے صلح کی،
تو اُس نے ہر طرف اور ہر قسم کے گناہ کے خلاف جنگ کا اعلان فرمایا
اور وفادار مسیحی کبھی صلح کا خواب نہیں دیکھتا
—بلکہ فقط مسلسل جنگ کی تمنا اور توقع رکھتا ہے
اور مسلسل فضل کے عطا ہونے کی امید رکھتا ہے۔

اور میری دانست میں، یہاں فتح کی پیشین گوئی بھی پوشیدہ ہے
کیونکہ اگر "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے" تو گویا وہ وعدہ کرتا ہے
کہ وہ فضل کی قوت کو اتنا بڑھا دے گا کہ گناہ آخر کار شکست کھائے گا۔
گناہ جہاں بڑھا، وہاں فضل اُس سے بھی زیادہ بڑھا۔
ہر ایماندار کے تجربہ کا یہی عروج ہوگا جب وہ شمار کیا جائے گا۔

!اے گناہ! تُو ظالم، جان لیوا دشمن
—تُو ہمیں قید کرنے اور اگر ممکن ہو تو ہلاک کرنے کو کوشاں ہے
مگر تُو غالب نہ آ سکے گا۔

گناہ دروازے پر دستک دیتا ہے—فضل اُسے بند کر دیتا ہے۔
گناہ غلبہ پانے کی کوشش کرتا ہے
مگر فضل، جو گناہ سے زیادہ قوی ہے
اُسے روکتا ہے اور اجازت نہیں دیتا۔

بعض اوقات گناہ ہمیں گرا دیتا ہے
 —اور ہمارے گلے پر پاؤں رکھتا ہے
 ،مگر فضل مدد کو آتا ہے
 :اور ایمان ہمیں یہ کہنے پر ابھارتا ہے
 !اے میرے دشمن، میرے حال پر شادمان نہ ہو"
 ،کیونکہ اگرچہ میں گر گیا ہوں
 "تو بھی میں اٹھوں گا۔

،گناہ نوح کے طوفان کی مانند ابھرتا ہے
 مگر فضل پہاڑوں کی چوٹیوں پر اسی طرح تیرتا ہے جیسے کشتی۔
 گناہ سنحیریہ کی مانند اپنے لشکر بہا لاتا ہے
 —تاکہ زمین کو نگل لے
 مگر فضل خداوند کے فرشتہ کی مانند
 سنحیریہ کے لشکر کے بیچ سے گزرتا ہے
 اور گناہ کو ہلاک کر دیتا ہے۔

!اے جلالی فضل! تُو یقیناً فتح پائے گا
 "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

یقیناً، اس میں فتح آخر کی پیشین گوئی موجود ہے۔
 —"جو روح ہم میں ہے وہ حسد سے رغبت رکھتی ہے"
 ،مگر ہمارے لیے فتح ہے
 ،اور یہ فتح پہوواہ کے نام منسوب کی جائے گی
 !کیونکہ وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے

،ایسا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم اس آیت کو اُس کے سیاق میں رکھ کر دیکھیں
 تو ہمیں یہی تعلیم ملتی ہے۔

،اب اُو، ہم اسے سیاق سے جدا کریں
 اور

||

اسے ایک عمومی صداقت کے طور پر استعمال کریں۔ ،

"!وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"
 کیا یہ اس بات کا مفہوم نہیں رکھتا کہ وہ فضل کی نئی نئی بخششیں عطا کرتا ہے؟
 —جو فضل تُو نے کل پایا، وہ آج کے لیے کافی نہیں
 وہ تو پرانے من کی مانند کیڑے پڑنے لگے گا اور بدبو دے گا۔
 ،وہ شخص جو خدا کی محبت کا نیا تجربہ نہیں رکھتا بلکہ ماضی کی یادوں پر جینے کی کوشش کرتا ہے
 وہ عنقریب دیکھے گا کہ اُس کی خوراک باسی ہو گئی ہے اور بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔

خُدا کا فرزند منگل کے دن اُس فضل سے نہیں پھل سکتا
 —جو اُسے پیر کے روز ملا تھا
 اور گزشتہ برس کی فضل کی بخششیں
 تجھے اس برس قائم نہ رکھ سکیں گی۔
 "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"
 —فضل ایک نہر کی مانند ہے
 جس کا پانی ہمیشہ شیریں اور تازہ رہتا ہے
 کیونکہ وہ ابدی پہاڑوں سے بہتا ہے۔
 ،وہ سورج کی روشنی کی مانند ہے
 —جو کبھی دو بار ایک ہی شعاع نہیں بھیجتی

ہمیشہ نیا، ہمیشہ تازہ۔
!مبارک ہو خُدا کو اِس کے لیے
فضل کی رواں و پیہم ندیاں جاری ہیں۔

اور وہ فضل کی بڑی مقدار بھی عطا کرتا ہے۔
جیسے وہ سبز پودے پر شبنم کے قطرے برساتا ہے،
وہی جب خوشہ نکلتا ہے تو زیادہ پانی بخشتا ہے،
اور جب دانہ پکتا ہے تو موسلا دھار بارش بھیجتا ہے۔
جو طفلِ فضل ہے، اُس کے ساتھ فضل کم مقدار میں ہوتا ہے
اگرچہ اُس کی موجودہ ضرورت کے لیے کافی ہوتا ہے۔

جو نوجوان ہے اور آزمائشوں سے بچنا چاہتا ہے
— تاکہ اپنی راہ کو پاک رکھے
اُسے اور زیادہ فضل ملتا ہے۔
اور جو دلیر ہے، جو خُداوند میں زور آور ہے
— اور اُس کی قوت کی قدرت میں مضبوط ہے
اُسے سب سے زیادہ فضل بخشا جاتا ہے۔

چھوٹے ایمان کو فضل حاصل ہے،
مگر بڑے ایمان کو اور زیادہ فضل ملتا ہے۔
تھوڑی محبت کو بھی فضل ہے
مگر جہاں محبت زیادہ ہے، وہاں خُدا زیادہ فضل عطا کرتا ہے۔

— ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس نے انتہا کو پا لیا ہو
ہم سب کے آگے بہت کچھ باقی ہے۔
اگر کوئی کہے کہ وہ کامل ہے؟
تو سمجھ لو کہ وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتا ہے
نہ اُس راہ کو جو اُس کے آگے ہے۔
اگر وہ اپنے آپ کو کامل سمجھتا ہے
تو اُس کے پاس کامل معیار نہیں
— جس سے وہ اپنا انصاف کرے
اور غالباً وہ اپنی فروتنی میں بھی کامل نہیں جیسا کہ ہونا چاہیے۔

— "خُدا اور زیادہ فضل دیتا ہے"
— یعنی بلند، وسیع، عمیق، اور قوی تر فضل
تاکہ ہم قوت سے قوت تک بڑھتے جائیں۔

جب فرمایا گیا:
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"
تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ فضل کی بلند اقسام عطا کرتا ہے
کیونکہ فضل کے بھی درجات اور اقسام ہیں۔

— کسی کو فضل دیا گیا—مناسب مقدار میں
مگر وہ ایک قسم کا ہے۔
اب، صبر کا فضل مجھے اعلیٰ درجہ کا معلوم ہوتا ہے
— اور یہ بہت سے لوگوں پر دیر سے نازل ہوتا ہے
ہم میں سے کئی نے اب تک اِسے نہ پایا۔

— ہم نے دلیری پائی ہے، اور کسی حد تک ایمان بھی
— اور وہ ضرور ہر فضیلت کو جنم دے گا
لیکن اب تک ہم نے

،نہ تو رفاقت کی کامل قربت پائی
،نہ مکمل تسلیم و رضا
،نہ ہی خُدا کی حضوری کے لیے وہ تیز حساسیت
اور نہ وہ بعض دیگر بلند اقسامِ فضل جن کا ہم اس وقت نام بھی نہیں لے سکتے۔

—مگر یہ فضل کے درجات ذخیرہ کیے گئے اور پوشیدہ نہیں
!وہ یہ بلند درجے بھی عطا کرتا ہے
یہ سب حاصل کیے جا سکتے ہیں۔
کوئی ایسا درجہ فضل کا نہیں
—جس کی تلاش ہمیں نہ کرنی چاہیے
،نہ اُس حریص طبیعت کے ساتھ جو خود ستائی کے لیے فضل چاہتی ہے
بلکہ اُس مقدس اشتیاق کے ساتھ
جو چاہتا ہے کہ فضل بڑھے تاکہ خُدا کو اور زیادہ جلال ملے۔

،خُدا اپنے لوگوں کو فضل کی بلند ترین اقسام عطا کرتا ہے
پس اُنہیں اس کی طلب میں دلیر ہونا چاہیے۔

،اس مبارک خُداوندی کلام پر
،جو میرے سامنے ہے، اور جس پر میرا دل لگا ہوا ہے
،اور جسے میری زبان خوشی سے دہراتی ہے
ہمیں ہر روز کی زندگی گزارنی چاہیے۔
"!وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

—خُدا کے فضل سے میں ایک اور دن کے آخر تک پہنچا ہوں
،تو اب رات کو، سونے سے پیشتر
مجھے پھر اُس کے حضور جانا چاہیے
—تاکہ نئی رفاقت حاصل ہو
"!وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

،جو کچھ وہ دینے کو تیار ہے
اُس کی مجھے اشد ضرورت ہے۔
،کل جب میں اپنے معمول کے کام پر جاؤں گا
،معلوم نہیں کیا کچھ پیش آئے گا
—کیونکہ میں اُس راہ پر کبھی نہ چلا
"!مگر" وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے

،ہر دن نئی ضرورتیں پیدا کرتا ہے
اور ہر ضرورت کے ساتھ فضل کی نئی بخشش آتی ہے۔

،اور، اے میرے عزیزو
مجھے یہ بات اپنی دوسروں کے لیے کی جانے والی شفاعت میں بھی یاد رکھنی چاہیے۔
کیا مجھے اپنے خادم کے لیے دعا نہ کرنی چاہیے
کہ وہ اور زیادہ فضل پائے؟
،اگر میں اُس کی خدمت سے ویسا فیض نہیں پا رہا جیسا کہ چاہتا ہوں
—تو مجھے اور زیادہ دعا کرنی چاہیے
"!اس یقین کے ساتھ کہ "خُدا زیادہ فضل دیتا ہے"

،اور اگر میں اُس کی خدمت سے فیض پا رہا ہوں
تو میرے پاس یہ دعا کرنے کا نیا سبب ہے
—کہ وہ فضل میں اور بڑھے
کیونکہ خُدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دے گا۔

اگر میرے پاس کوئی بچہ ہے
جس میں میں خُداوند کی تربیت اور نصیحت میں بڑھوتری کی امید رکھتا ہوں
اور میں اُس میں فضل کے نشوونما کی کلیاں دیکھتا ہوں
تو مجھے اُس کے لیے اور زیادہ فضل کی دعا کرنی چاہیے۔

اور اے میرے مسیحی بھائیو
، کلیسیا کی خدمت میں
مجھے کیوں نہ تمہارے لیے خُدا کے حضور دعا کرنی چاہیے؟

اس آیت کا بہت ہی بابرکت استعمال
ہم اُس وقت بھی کر سکتے ہیں
جب ہمیں کسی نئی خدمت کے لیے بُلا یا جائے۔
اگر تُو، جس نے کبھی وعظ نہیں کیا
، چند لوگوں سے کلام کرنے کے لیے بُلا یا جائے
تو اپنی قابلیت کو اپنے تجربے کی کمی سے نہ ناپ۔

وہ جو تجھے زیادہ خدمت کے لیے بُلاتا ہے
وہ تجھے اور زیادہ فضل دے گا۔

یا اگر تُو کسی چھوٹی خدمت سے
کسی بڑی خدمت کی طرف بڑھ رہا ہے
—اور اپنی قوت کی کمی سے خوف زدہ ہے
!تو مت گھبرا
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

شاید تُو اب زیادہ گہرے دُکھوں میں داخل ہو رہا ہے۔
اب تک تُو ساحل کے نزدیک
محض کنارے کنارے کشتی چلاتا رہا۔
اب تُو سمندر کے بیچ جا رہا ہے
جہاں خشکی کا نشان بھی نظر نہیں آتا۔
—مگر وہ ملاح جانتا ہے کہ تُو کس سمندر سے گزرنے والا ہے
!اُس پر بھروسہ کر
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

میں جانتا ہوں تُو خوف زدہ ہے۔
—مگر خوف پر غالب آنے کا ایک ہی طریقہ ہے
!اور زیادہ فضل

، زیادہ تیاری کی فکر میں نہ پڑ
، اور نہ ہی زیادہ حکمت کے استعمال پر بھروسہ رکھ
اور نہ اُن چیزوں پر تکیہ کر
—جو تیرے پاس موجود ہیں
، ورنہ تُو ایسی ہی روش میں شکست کھائے گا
اور جہاز کی مانند تباہی کا شکار ہوگا۔
، بلکہ خُداوند کے حضور جا
تاکہ تُو اور زیادہ فضل پائے۔
، یہی راہ مستقیم ہے
، یہی راہ راست ہے
—یہی راہ سلامتی کی ہے
اور اسی راہ میں تُو ہر بار دیکھے گا
کہ زیادہ فضل، زیادہ مصیبت میں تجھے سنبھال لے گا۔

—شاید اب تُو پہلے سے بھی زیادہ سخت آزمائشوں سے گزرنے والا ہے
 اب کی بار آزمایا جائے گا
 کہ آیا تُو فی الحقیقت خُدا کا خادم ہے یا نہیں۔
 ،اگر خُداوند شیطان کو تجھے آزمانے کی اجازت دے
 تو یقین رکھ، وہ تجھے اور زیادہ فضل دے گا۔
 ،وہ جس نے تجھے اُسودگی میں محفوظ رکھا
 وہی تجھے تنگی میں بھی محفوظ رکھے گا۔
 ،وہ جس نے تجھے بلندیوں پر سنبھالا
 وہ وادیوں میں تجھے ترک نہ کرے گا۔
 ،وہ جس نے تیرے مال پر برکت دی
 وہ قحط میں تجھے بھوکا مرنے نہ دے گا۔
 ،اگر تجھے اور زیادہ فضل کی حاجت ہو
 تو تُو اپنی ضرورت کے مطابق
 اور زیادہ فضل پائے گا۔

،پس اے عزیز بھائی
 اُس سے مت ڈر
 جو تجھ پر آنے والا ہے۔
 —اِس اپنی قوت میں روانہ ہو
 اور خُداوند کی راہنمائی مانگ۔
 ،اپنی سب راہوں میں اُس کا اعتراف کر
 اور وہ تیری روشنی کو ہموار کرے گا۔
 اگر خُدا ہم میں سے کسی کو
 ،محضری دیوار سے پار جانے کا حکم دے
 —تو ہمیں سیدھے گزر جانا چاہیے
 اور راہ صاف ہو جائے گی۔
 ،وہ پینل کے پھاٹکوں کو کاٹ ڈالتا ہے
 اور لوہے کی سلاخوں کو توڑ ڈالتا ہے۔

—ہمارا کام اطاعت کرنا ہے
 نہ کہ عقل لڑانا، یا "کیوں" پوچھنا۔
 —اگر موت تک جانا پڑے **even**—ہمارا فرض دلیری ہے
 نہ کہ پیچھے ہٹنا یا ڈگمگانا۔

،"جب وہ کہے "چل"
 تو وہی راہ بھی کھولے گا۔
 —بحر قلزم میں سے بنی اسرائیل گزرے
 "اکلام ہوا: "آگے بڑھو
 اور موجیں پھٹ کر ایک ڈھیر کی مانند کھڑی ہو گئیں۔
 اسی طرح اگر مشیت تجھے
 کسی ایسی راہ پر بلائے
 ،جو انسانی قدموں نے کبھی نہ طے کی ہو
 تو وہی جو تجھے بلاتا ہے
 ،تجھے محفوظ رکھے گا
 ،اور اطاعت کی راہ میں تجھے فتح مندی بخشے گا
 "کیونکہ "وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے

پھر، آؤ ہم اِس اصول کو

III

اپنے آپ پر لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

،میں ہر ایک پیارے بھائی اور بہن کی منت کرتا ہوں کہ یہ کلام اپنے دل میں رکھے
:اور دیکھے کہ یہ اُس سے کیا فرماتا ہے
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

،اگر تُو رُوحانی مفلسی کا شکار ہے
،تو یہ تیری اپنی کوتاہی ہے
کیونکہ وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔
،اگر تُو نے اُسے نہ پایا
،تو یہ اس لئے نہیں کہ وہ دستیاب نہ تھا
،بلکہ اس لئے کہ تُو نے اُسے مانگا نہیں
،تُو نے اُس کی تلاش نہ کی
تُو اُس راہ پر نہ چلا
جس میں تُو اُسے پا کر اُس کے پھل دکھا سکتا۔

،اگر کوئی ہمارے باپ کا مزدور خادم بھوک میں مبتلا ہے
،تو یہ اس لئے نہیں کہ ہمارے باپ کا خزانہ خالی ہے
کیونکہ اُس نے نان کثیر فراہم کیا ہے، بلکہ فاضل تک۔
اور اگر کوئی اُس کے بیٹوں میں سے
،اپنا پیٹ بھر نہ پاتا ہو
،تو یہ اس لئے نہیں کہ مائدہ کم ہے
،نہ اس لئے کہ اُس کے دستر خوان پر فراوانی نہیں
بلکہ اس لئے کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں
سوروں کے بھوسے کے پیچھے جاتا ہے۔

،ہم خوشی مناتے، فتح مندی پاتے
مگر ہم وہ راہ اختیار کرتے ہیں
،جو ہمیں تنگدستی کی طرف لے جاتی ہے
فضل کی کمی، اور جان کی لاغری کی طرف۔
،یہ ہمارا اپنا انتخاب ہے
نہ کہ خُداوند کا۔

یہ عبارت ہمیں منع کرتی ہے
کہ کبھی خُدا پر الزام دھریں۔
"کیا میں اسرائیل کے لیے بیابان رہا؟"
!اس پر غور کر
—تیری محبت کم ہے
کیا میں نے تجھے محبت کے کم اسباب دیے؟
—تیرا جوش مدہم ہے
کیا میں نے تجھے ایسے حقیر مقاصد دیے
کہ تُو اپنے جوش کو سرد کر دے؟
نہیں، ہرگز نہیں۔
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

وہ ہمیشہ بخشتا ہے۔
،اے تم جو بھوکے ہو
،اور وہاں کانپتے کھڑے ہو، نڈھال
—اور موت کے قریب ہو
،یہ اس لئے نہیں کہ بیل اور فرہ جانور ذبح نہ ہوئے
،یا سب کچھ تیار نہ ہوا
،بلکہ تم خود کو روک رکھتے ہو
اور بھوکا رکھتے ہو۔

تم اُس میں تنگ نہیں ہو،
بلکہ اپنے دلوں میں تنگ ہو۔

!خُدا ہمیں یہ سبق سکھائے
اُو، ہم کھلے دہن کے ساتھ
خُدا کے حضور آئیں، تاکہ وہ اُسے بھر دے۔
ہماری خواہشیں قوی ہوں
،اور ہمارا ایمان ایک زور اور شوق بن جائے
تاکہ ہماری ایمان کے مطابق
ہم پر عمل ہو۔

،اگر ہماری رُوحانی ترقی ہے بھی
،تو وہ کسی خودستائی کا سبب نہ ہو
بلکہ ساری تمجید خُدا کو دی جائے۔
کیونکہ اگر ہم اس عبارت کو
،ایک اور زاویے سے دیکھیں
،تو جتنا زیادہ فضل ہمارے پاس ہے
اتنا زیادہ ہمیں بخشا گیا ہے۔
،اگر ہمارے پاس نہیں
تو ہماری کوتاہی ہے؛
،اگر ہے
،تو یہ ہماری کمائی نہیں
بلکہ اُس کا انعام ہے۔

،اگر تیرے پاس دوسرے سے زیادہ ہے
تو تجھے خود کو مبارک کہنے کا کوئی سبب نہیں۔
،اگر تُو کہے
میں اپنے آپ کو مبارک کہتا ہوں"
"، کہ میرے پاس اپنے بھائی سے زیادہ فضل ہے
تو تُو پہلے ہی ظاہر کر چکا
—کہ تُو ننگا، مفلس، اور خستہ حال ہے
اگرچہ تُو خود کو دولتمند اور آسودہ خیال کرتا ہے۔

سارا فضل، شکرگزاری کی طرف لے جاتا ہے۔
فضل کبھی انسان کو ابھارتا نہیں
،کہ وہ کہے
"میں نے خود اسے حاصل کیا۔"
فضل اُس سامان کی مانند ہے
جو جہاز میں ہوتا ہے
اور اُسے دریا میں زیادہ ڈبو دیتا ہے۔
،جس کے پاس زیادہ فضل ہے
وہ سب سے زیادہ فروتن ہوتا ہے۔
تُو اپنی فضل میں بلندی کو
اپنی فروتنی کی گہرائی سے ناپ سکتا ہے۔

،اے عزیزو
کیا تسلی اور کیا حفاظت ہے
!خُدا کی نیکی پر دھیان لگانے میں
یقیناً، خُدا نیک ہے۔
یہ اُس کی سخاوت کا
،کبھی کبھار ظہور نہیں

بلکہ اُس کی کلیسیا میں
—حکمرانی کا عالمگیر دستور ہے
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"

یہاں کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔
:تو کتابِ مقدس میں کہیں نہیں پاتا کہ یہ لکھا ہو
"دن کے فلاں پہر وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے"
یا
"سال کے فلاں موسم میں وہ زیادہ فضل بخشتا ہے۔"
بلکہ یہ روز بروز
سارا سال
جب تک دور گردش کرتے ہیں
اور جب تک رحمت کا زمانہ قائم ہے
چلتا رہتا ہے۔

جب تک کوئی آسمان کا وارث محتاج ہے
ہمارا باپ جو آسمان پر ہے
مہیا کرتا ہے۔
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"
کیسی برکت ہے ہمارے لیے
!کہ خُدا کا فضل وقت کے لحاظ سے لامحدود ہے

اور نہ اس کے پانے کے طریقے میں کوئی پابندی ہے۔
"جب" وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے
تو تجھے نہ کسی خاص مقررہ کہانت سے عرضی دینے کی ضرورت ہے
نہ کسی مخصوص رسم کو اختیار کرنے کی
اور نہ ہی کسی عجیب و غریب حالت میں خود کو رکھنے کی۔
—نہیں، نہیں
نہ کوئی ظاہری رسم
بلکہ سب کچھ حقیقی اور جوہری ہے۔
یہ مہیاگی
پر وعدہ کی مانند
—یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے
جو درمیانی ہے۔
بس تُو اُس کے پاس جا
اور مانگ
وہ تجھے وہ بخشے گا
جو کوئی اور نہ دے سکتا۔
وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔

!آہ

اُس دعا کی شدت کے لیے
جو ہمیں قدرت کے ساتھ تختِ فضل کے سامنے لے آئے
اور اُس دل کی فروتنی کے لیے
جو ہمیں خالی کر دے
!تاکہ خُدا ہمیں بھر دے

!آہ

ایسے ایمان کی زندگی کے لیے
جو یقین رکھے
کہ خُدا بڑے بڑے کام کرے گا

اور اُن کے لیے تیاری کرے
!کہ وہ کرے گا

تب ہم میں سے ہر ایک کہہ اُٹھے گا
وہ مجھے اور زیادہ فضل دیتا ہے!"
!مبارک ہو اُس کے نام کو
وہ مجھے بلندی سے بلندی تک لے جاتا ہے
،میری گنجائش کو بڑھاتا ہے
اور اُسے بھر دیتا ہے۔
وہ مجھے یہ احساس دلاتا ہے
،کہ اب بھی زیادہ پانے کی گنجائش ہے
،اور جب میری وسعت بڑھے
"تب بھی اُس کی معموری کم نہ ہو گی۔

اپنے دل میں اس غور و فکر کو نغمہ بنا دے۔
:نیرے خیالات میں یہ شیریں نغمہ گونجے
:اب سے ہمارا ترانہ یہی ہو
"وہ اور زیادہ فضل دیتا ہے۔"

کیا تم میں سے کوئی زیادہ فضل کا طلبگار ہے؟
،اگر اُس نے تجھے فضل دیا کہ تُو تلاش کرے
—تو وہ ضرور تجھے زیادہ فضل دے گا
فضل کہ تُو پالے۔

کیا تُو گناہ پر غمگین ہے؟
—یہ بھی اُس کے فضل سے ہے
وہ تجھے اور زیادہ فضل دے گا
کہ تُو مسیح کے وسیلہ
اپنے گناہوں کی معافی پر خوشی منائے۔

کیا تُو نے دعا کرنا شروع کیا ہے؟
—یہ بھی اُس کے فضل سے ہے
مگر وہ تجھے اور زیادہ فضل دے گا
کہ تُو دعا میں قائم رہے
جب تک تجھے اُن دعاؤں کے میٹھے پھل نہ ملیں
جو تُو نے مانگے تھے۔

—تھوڑی سی فضل کے لیے خُدا کا شکر ادا کر
!یاد رکھ کہ ضرور کر
،اگر تجھے صرف تاروں کی روشنی میسر ہے
،تو اُس کے لیے شکر کر
اور وہ تجھے چاندنی عطا کرے گا۔
،اگر تجھے صرف چاندنی ملی ہے
،تو اُس کے لیے شکر گزار ہو
اور وہ تجھے سورج کی روشنی دے گا۔
،اور اگر تجھے سورج کی روشنی نصیب ہو
،تو دل و جان سے شکر کر
وہ تجھے سات دن کی مانند روشنی بخشے گا۔

،شکر گزار ہو
کیونکہ تھوڑا سا فضل بھی

تیری مستحق مزدوری سے بڑھ کر ہے؛
اُس کے بڑھائے گئے
ہر چھوٹے دانے کے لیے
شکر گزار ہو۔

!آہ

کاش تُو سب کے سب مسیح پر ایمان لاؤ۔
باپ کو یہی پسند آیا
،کہ وہ مسیح یسوع کو ہمیں دے
اور اُسی میں ساری معموری سکونت رکھتی ہے۔
،وہ تجھے اِس سے زیادہ نہیں دے سکتا
کیونکہ اسی ایک نعمت میں
ہر نعمت سمائی ہوئی ہے۔
تُو یسوع سے زیادہ کچھ مانگ ہی نہیں سکتا۔
اور اُسی کے ساتھ
تُو پائے گا
—کہ تیرا حاصل فضل میں بڑھتا جائے گا
،تیرے ہر حال کے موافق
اور اُس کے جلال کی بے پایاں دولت کے مطابق۔

یوں تُو اُسے زیادہ اور زیادہ
،سرابتا جائے گا
ہمیشہ اور ابد تک۔
آمین۔

تشریح: از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
پیدائش 16-1:24؛ 1 سموئیل 13-1:30؛ 1 یوحنا 3-1:1

،ہمارا موضوع ہے: الہی راہنمائی کی قدر و قیمت
لہذا ہم دو مقام مقدس کی تلاوت کریں گے
جو اُس حق کو واضح کرتے ہیں
جسے ہم دلوں پر نقش کرنا چاہتے ہیں۔

پیدائش 16-1:24

1

،اور ابرہام بڑھا اور عمر رسیدہ ہو چکا تھا ۔
اور خُداوند نے ابرہام کو ہر چیز میں برکت بخشی تھی۔
مبارک ہے وہ انسان جو یہ کہہ سکے
!کہ اُسے ہر طرف سے برکت حاصل ہے
،تاہم ابرہام کی زندگی میں ایک "لیکن" بھی تھا
،کیونکہ اُس کا بیٹا اسحاق ابھی تک غیر شادی شدہ تھا
اور شاید وہ یہ گمان بھی نہ کرتا تھا
کہ بیس برس اور گزریں گے
،اور وہ جو ابرہام کا گھر بنانا تھا
ابھی تک لاوڈ ہی رہے گا۔
پھر بھی ایسا ہی ہوا۔
،ابرہام کے ایمان کے لیے ہمیشہ کوئی نہ کوئی آزمائش تھی

مگر اُس کی آزمائشیں بھی برکت سے بھرپور تھیں
"کیونکہ" خدا نے ابرہام کو ہر چیز میں برکت بخشی۔

2

اور ابرہام نے اپنے گھر کے سب سے بڑے خادم سے .
:جو اُس کے سارے مال پر حاکم تھا، کہا
"میں تجھ سے التجا کرتا ہوں"
"کہ تُو اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ
(یہ مشرقی قسم کھانے کا طریقہ تھا۔)

3

اور میں تجھ سے خداوند کی " .
آسمان کے خدا اور زمین کے خدا کی قسم لوں گا
کہ تُو میرے بیٹے کے لیے
ان کنعانوں کی بیٹیوں میں سے
جن کے درمیان میں رہتا ہوں
"کو بیوی نہ لینا۔

—یہ پاک مرد اپنے گھرانے کی طہارت کے بارے میں نہایت محتاط تھا
وہ جانتا تھا کہ کنعانی بیوی کا
اُس کے بیٹے اور اُس کی نسل پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔
اسی لیے وہ خاص طور پر یہاں محتاط تھا۔
!کاش تمام والدین بھی یوں ہی خدا ترس ہوتے

5-4

بلکہ تُو میرے ملک " .
اور میرے خاندان کے پاس جا
"اور وہاں سے میرے بیٹے اسحاق کے لیے بیوی لینا۔
تب خادم نے اُس سے کہا
ممکن ہے وہ عورت میرے ساتھ اس ملک میں آنے کو راضی نہ ہو؟"
کیا میں تیرے بیٹے کو اُس سرزمین میں واپس لے جاؤں
"جہاں سے تُو آیا تھا؟"

خادم نہایت احتیاط سے کام لے رہا تھا۔
جو لوگ بلا سوچے سمجھے قسمیں کھاتے ہیں
—وہ عنقریب ہر بات پر قسم کھائیں گے
اور پھر بے پروا ہو جائیں گے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔
بہتر تو یہ ہے کہ مسیحی
:اپنے خداوند کے الفاظ کو یاد رکھے
،کلی طور پر قسم نہ کھاؤ"
،نہ آسمان کی، نہ زمین کی
"نہ کسی اور قسم کی۔

یقیناً نجات دہندہ کی تعلیم یہ ہے
،کہ اگرچہ مسیحی کے لیے ہر قسم قانونی ہو سکتی ہے
پھر بھی اگر کبھی لی جائے
،تو گہرے غور و خوض

—اور دُعا کے ساتھ لی جائے
تاکہ کوئی غلطی نہ ہو۔

6

:اور ابرہام نے اُس سے کہا ۔
"خبردار!"
"تُو میرے بیٹے کو وہاں برگز واپس نہ لے جانا۔

اُسے یقین تھا کہ خُدا نے
اُسے اور اُس کے نسل کو
،ملک کنعان کے وارث ہونے کے لیے بلایا ہے
اور وہ نہ چاہتا تھا
کہ وہ پھر پرانی سکونت کی طرف لوٹیں۔

7

،خُداوند آسمان کا خُدا" ۔
،جس نے مجھے میرے باپ کے گھر سے
،اور میرے خاندان کی زمین سے نکالا
،اور مجھ سے ہمکلام ہوا
،اور مجھ سے قسَم کھائی
—کہ 'میں یہ زمین تیری نسل کو دوں گا
،وہ اپنا فرشتہ تیرے آگے بھیجے گا
"اور تُو وہاں سے میرے بیٹے کے لیے بیوی لائے گا۔

!کیسا سادہ اور پُر ایمان یقین ہے
—یہی تو ابرہام کے ایمان کا جلال تھا
،کہ وہ سادہ تھا
بچوں کی مانند۔
،چاہے پدان ارام کتنا ہی دور ہو
ایمان کو اُس کی پروا نہیں۔
"میرا خُداوند اپنا فرشتہ بھیجے گا۔"

!آہ

،ہم ہمیشہ رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں
،اور دُشواریوں کا اندیشہ کرتے ہیں
،مگر اگر ہمارا ایمان زندہ ہوتا
تو ہم خُدا کی مرضی کہیں جلدی مان لیتے۔
اے بڑے پہاڑ، تُو کون ہے؟"
"اُزربابل کے آگے تُو میدان ہو جائے گا

اے بھائیو
اؤ، ہم دلیر اور مضبوط ہوں
ہر بات میں
کیونکہ یقیناً خدا کا فرشتہ
ہمارے آگے چلے گا۔

8

۔ اور اگر وہ عورت تیرے پیچھے آنے کو راضی نہ ہو
—تو تو میری اس قسم سے بری ہوگا
پر میرے بیٹے کو وہاں واپس نہ لے جانا۔

9

۔ تب اُس خادم نے
اپنے آقا ابرہام کی ران کے نیچے ہاتھ رکھا
اور اُس امر کے بارے میں اُس سے قسم کھائی۔

10

۔ پھر اُس خادم نے
اپنے آقا کے اونٹوں میں سے دس اونٹ لیے
اور روانہ ہوا
کیونکہ اُس کے آقا کے سب مال پر اُس کا اختیار تھا۔
اور وہ اٹھا اور
بین النہرین کو، ناحور کے شہر کو روانہ ہوا۔

11

۔ اور اُس نے شہر کے باہر
ایک کنوئیں پر شام کے وقت
اپنے اونٹوں کو بٹھایا
وہ وقت تھا جب شہر کی بیٹیاں پانی بھرنے آیا کرتی تھیں۔

اب میں کہہ سکتا ہوں کہ
یہ منظر کچھ یوں دکھائی دیتا ہے
—جیسے ایک بے سمت تلاش ہو
ایک جوان کے لیے جو گھر پر ہے
دُور دیار سے دلہن لانے کی کوشش۔

نہ وہ خادم اُس قوم کو جانتا تھا
جہاں وہ جا رہا تھا
نہ اُس بستی کو جہاں اُس نے پڑاؤ ڈالا۔
مگر اُسے یقین تھا
کہ خدا کا فرشتہ
اُسے سیدھی راہ دکھائے گا۔

اب جبکہ وقت قریب آ گیا
کہ فیصلہ ہونا چاہیے
تو اُسے کیا کرنا تھا؟

—اُسے خُدا سے رابنمائی مانگنی تھی
اور دیکھو، اُس نے ایسا ہی کیا۔

12

:- اور اُس نے کہا
!اے خُداوند، میرے آقا ابرہام کے خُدا"
میں تجھ سے دعا کرتا ہوں
،کہ آج مجھے کامیابی عطا فرما
اور میرے آقا ابرہام پر فضل کر۔

13

،۔ دیکھ، میں پانی کے اس کنوئیں کے پاس کھڑا ہوں
اور شہر کی بیٹیاں پانی بھرنے کو باہر آتی ہیں؛

14

،۔ سو یہ ہو
:کہ جس دوشیزہ سے میں کہوں
—'بُرتن نیچے کر، میں پانی پیوں'
:اور وہ کہے
—'پی، اور میں تیرے اونٹوں کو بھی پانی پلاؤں گی'
وہی ہو جو تُو نے
اپنے بندہ اسحاق کے لیے مقرر کی ہو؛
اور اِس سے میں جان لوں گا
"کہ تُو نے میرے آقا پر فضل کیا ہے۔

اب میں نہیں کہتا
کہ ہمیں ہر بار خُدا کے حضور
—کوئی نشان رکھنا چاہیے
،شاید نہیں
مگر اُس خادم نے اپنا بہترین کیا؛
،اُس نے معاملہ خُدا کے سپرد کیا
،اور جو چیز خُدا کے ہاتھ میں ہے
وہ ہمیشہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

تاہم اُس نشان میں بھی بڑی حکمت تھی۔
اُس نے یہ کیوں نہ کہا
کہ "جس لڑکی نے پہلے مجھے پانی پلانے کی پیشکش کی؟"
،نہیں
،ایسی لڑکی شاید بہت جلد باز ہوتی
اور جلد باز عورت
اُس حلیم اور متفکر اسحاق کے لیے موزوں نہ تھی۔
،چنانچہ خادم خود پہل کرے گا
اور پھر وہ لڑکی جو نہ صرف خوش دلی سے
،اُسے پانی دے

بلکہ اُس کے اونٹوں کو بھی پلائے
وہی اُس کے لیے نشان ہو۔

ایسی لڑکی نہ محنت سے گھبرائے گی
نہ بدتمیز ہو گی
—نہ خود غرض
بلکہ خوش اخلاق، شفیق
اور اُس قدر فیاض
کہ وہ آزمائش میں پوری اترے گی
اور اسی سے خادم پر ظاہر ہوگا
کہ وہ اسحاق کے لیے موزوں ہے
اور اُس کی شریکِ حیات بننے کے لائق۔

15

۔ اور ایسا ہوا کہ
—ابھی وہ باتیں ختم بھی نہ کرنے پایا تھا
ہاں،
اُسے یہ وعدہ معلوم نہ تھا
"کہ جب وہ دعا کریں گے، میں سنوں گا
مگر خدا وعدے کرنے سے پہلے بھی
اُن کو پورا کرتا ہے
تو جو وعدہ ہو چکا
اُسے وہ کیونکر پورا نہ کرے گا؟

16-15

۔ کہ دیکھ
،ربقہ باہر نکلی
،جو بتوایل کی بیٹی تھی
جو ملکہ سے پیدا ہوئی تھی
جو ناحور کی زوجہ اور
—ابرہام کے بھائی کی بیوی تھی
اور اُس کے کاندھے پر پانی کا برتن تھا۔

،وہ لڑکی نہایت حسین تھی
،کنواری
جسے کسی مرد نے نہ جانا تھا۔
،اور وہ کنوئیں پر گئی
،اپنا برتن بھرا
اور واپس آئی۔

،اور بس
،کہانی کا یہ حصہ مکمل ہوتا ہے
کیونکہ اب ہم دیکھتے ہیں
کہ اُس نیک خادم نے

دُعا کے وسیلہ سے
سیدھی راہ پائی۔

اب ہم اگلی عبارت کی طرف رجوع کریں گے
—جہاں ایک اور معاملہ پیش ہوگا
ایک اور بندہ اپنے دُشواری کے وقت
،اپنا مسئلہ خُدا کے حضور رکھتا ہے
—اور رہنمائی طلب کرتا ہے
اور پا لیتا ہے۔

۱ سموئیل 30: 1-13

دُکھ، دُعا، اور رہنمائی

2-1

۔۔ اور ایسا ہوا کہ جب داؤد اور اُس کے لوگ تیسرے دن صقلغ کو آئے
،تو عمالیقیوں نے جنوب اور صقلغ پر چڑھائی کی
،اور صقلغ کو مارا
اور اُسے آگ سے جلا دیا؛
،اور وہاں کی عورتوں کو اسیر کر لیا
،چھوٹے سے بڑے تک کسی کو قتل نہ کیا
،بلکہ سب کو قیدی بنا کر لے گئے
اور اپنے راہ پر روانہ ہوئے۔

!کیا عجیب مصلحتِ الہی ہے
عمالیق اور بنی اسرائیل کے درمیان
،پُرانا خون کا بیر تھا
،کیونکہ اسرائیل نے عمالیق کو مٹانے کی کوشش کی تھی
:اور لکھا ہے
"خُداوند کو عمالیق سے نسل در نسل جنگ رہے گی۔"
،تو بھی، خُدا اُن خونخواروں کو قابو میں رکھتا ہے
اور شیروں کو اُن کا شکار پہاڑ کھانے نہیں دیتا۔

4-3

۔۔ پس داؤد اور اُس کے لوگ شہر میں آئے
،اور دیکھو، وہ آگ سے جلا ہوا تھا
اور اُن کی بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں
قید ہو چکی تھیں۔
،تب داؤد اور اُس کے لوگ چیخ مار کر روئے
یہاں تک کہ رونے کی قوت باقی نہ رہی۔

وہ اخیش کے ساتھ طویل سفر کے بعد
،تھکے ماندے لوٹے تھے
اور اب ایک اور لمبا راستہ طے کر کے
گھر پہنچے تھے۔

!آہ! کس اشتیاق سے وہ اپنے گھروں کی آسائش چاہتے تھے
!کیسے وہ اپنی بیویوں اور بچوں سے ہمکلام ہونے کو ترس رہے تھے
—مگر اب وہ منظرِ راکھ کا ڈھیر تھا
ایک ایسا غم کہ آنسو بھی اس کی شدت بیان نہ کر سکتے۔

—اور جب زور آور مرد
 ،یوآب جیسے جنگجو
 ،ابیشے جیسے سخت گیر
 —اور عساحیل جیسے جوان
 ،رو پڑے
 تو جان لو کہ ڈکھ بہت گہرا تھا۔
 وہ اتنا روئے کہ اور رونے کی سکت باقی نہ رہی۔

6-5

— اور داؤد کی دو بیویاں
 یعنی اخی نوعم یزرعیلی اور
 —ابی جایل جو نابال کرملی کی بیوی تھی
 قید کر لی گئیں۔
 ،اور داؤد سخت مضطرب ہوا
 کیونکہ لوگ اُسے سنگسار کرنے کا سوچنے لگے؛
 کیونکہ سب لوگ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے سبب
 غمگین تھے۔

لیکن داؤد نے
 اپنے خُداوند خُدا میں اپنے آپ کو تسلی دی۔

اِواہ
 ،نہ صرف اپنی ذاتی مصیبت
 بلکہ ساری قوم کا بوجھ اُس پر تھا۔
 اور اُس کے دوست بھی اُس کے دشمن بن گئے تھے۔
 ،اُس کا گھر راکھ کا ڈھیر تھا
 :اور وہ کہہ سکتا تھا
 ،"اخی نوعم نہیں"
 ،ابی جایل بھی نہیں
 اور میرے بچے بھی چھن گئے؛
 "سب کچھ میرے خلاف ہوا ہے"

مگر اُس کا ایمان ایوب سے بھی بڑھ کر تھا؛
 اُس نے خُداوند میں اپنی جان کو تقویت دی۔

7

۔ اور داؤد نے ابی یاتار کاہن
 :اخیمیلک کے بیٹے سے کہا
 ،"میں تجھ سے التماس کرتا ہوں"
 "افود کو میرے پاس لے آ۔"
 پس ابی یاتار افود کو داؤد کے پاس لے آیا۔

!آہ، یہی ہے راہ نجات
 —پرائی مقدس کتاب اُٹھا لاؤ
 ،دُعا کے لیے گھٹنے ٹیکو
 اور خُدا کے حضور اپنا حال بیان کرو۔

8

:- اور داؤد نے خداوند سے دریافت کیا
 کیا میں اس لشکر کا پیچھا کروں؟
 "کیا میں اُن کو جا لوں گا؟
 :اور اُس سے جواب ملا
 ،پیچھا کر"
 ،یقیناً تُو اُن کو جا لے گا
 "اور ہر چیز بازیاب کرے گا۔"

،مگر کہنا آسان ہے
 کرنا مشکل۔
 وہ کہاں گئے؟
 ان تیز رفتار عمالیقیوں کو
 کیسے جا پکڑیں؟

10-9

۔۔ پس داؤد اور اُس کے ساتھ چھ سو آدمی چلے
 ،اور وہ نالہ بسور تک پہنچے
 جہاں کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔
 لیکن داؤد چار سو آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھا؛
 کیونکہ دو سو آدمی اتنے تھک گئے تھے
 کہ نالہ بسور عبور نہ کر سکے۔

!مصیبت پہ مصیبت
 ،مگر جب معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہو
 تو کوئی اندیشہ باقی نہیں۔
 ،انجام بخیر ہو
 کیونکہ خدا دشمن کو ہمیشہ
 اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔

13-11

۔۔ اور اُنہوں نے میدان میں ایک مصری کو پایا
 ،اور اُسے داؤد کے پاس لے آئے
 ،اور اُسے روٹی دی
 اور اُس نے کھائی؛
 پھر اُسے پانی پلایا۔
 ،اور اُسے انجیر کا ایک ٹکڑا
 اور دو کشمش کے گچھے دیے؛
 ،اور جب اُس نے کھایا
 ،تو اُس کی جان میں جان آئی
 کیونکہ اُسے تین دن تین رات
 نہ روٹی ملی تھی نہ پانی۔

:اور داؤد نے اُس سے پوچھا
 "تُو کس کا ہے؟ اور کہاں سے ہے؟"
 :اُس نے کہا
 ،میں مصر کا جوان ہوں"
 اور ایک عمالیقی کا خادم ہوں؛

،اور میرا آقا مجھے چھوڑ گیا
"کیونکہ تین دن پہلے میں بیمار ہو گیا تھا۔

اُس آقا پر افسوس
اور اُن سب پر جو اپنے خادموں کو
ذرا سی بیماری پر تنخواہ سے محروم کر دیتے ہیں۔
،ایسا سلوک عمالیتی کا ہو سکتا ہے
مگر اسرائیلی کا نہیں۔

پھر اُس مصری جوان نے
داؤد کو سب حال بتایا۔
تب داؤد نے دشمن کا پیچھا کیا
،تلوار سے انہیں مارا
،مال غنیمت چھینا
اور بہت بڑی لوٹ حاصل کی۔
یوں خداوند نے
داؤد کی دعا سنی۔

اب ابرہام کا خادم
اور داؤد دونوں
ویسے ہی مشکل میں تھے
،جیسے ہم ہوتے ہیں
،مگر انہوں نے خدا سے رہنمائی چاہی
اور پائی۔
پس او ہم بھی ہر تنگی میں
،خدا سے رہنمائی طلب کریں
کہ وہ ہمیں ہر حال میں راہ دکھائے۔

1، یوحنا 3:1-1

— زندگی کے کلام کا بیان

1-

،جو شروع سے تھا
،جسے ہم نے سنا
،جسے اپنی آنکھوں سے دیکھا
،جس پر ہم نے غور سے نگاہ کی
— اور اپنے ہاتھوں سے چھوا
یعنی زندگی کے کلام کو۔

یہ امر نہایت اہم ہے کہ مسیح فی الحقیقت جسم میں ظاہر ہوا؛
،وہ کوئی سایہ نہ تھا
کوئی فریب نہ تھا جو دیکھنے والوں کو دھوکہ دے؛
،پس یوحنا

جس کا انداز بیان یہاں بعینہ وہی ہے
،جو اُس کی انجیل میں پایا جاتا ہے
ابتدا ہی سے یہ گواہی دیتا ہے کہ
،یسوع مسیح، خدا کا بیٹا
،جو ازل سے ہے
واقعی ایک مجسم انسان تھا۔

کیونکہ وہ کہتا ہے:
 —"ہم نے اُسے سنا"
 اور سُننا ایک معتبر شہادت ہے۔
 —"ہم نے اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھا"
 بصارت ایک واضح اور قوی دلیل ہے۔
 —"ہم نے اُسے غور سے دیکھا"
 یہ اور بھی بڑھ کر ہے
 کیونکہ یہ دھیان، توجہ، اور مکمل معائنہ کو ظاہر کرتا ہے۔

لیکن سب سے بڑھ کر
 —"ہم نے اُسے اپنے ہاتھوں سے چھوا"
 یوحنا نے تو خود اپنا سر
 یسوع کے سینہ پر رکھا تھا
 اور اُس کے ہاتھ باربا
 زندہ نجات دہندہ کے گوشت اور خون کو چُھو چکے تھے۔

پس ہمیں مسیح کی جسمانی تجسم پر
 کوئی شک نہ ہونا چاہیے
 جب ہمارے پاس
 آنکھوں کی گواہی
 کانوں کی سماعت
 اور ہاتھوں کا لمس موجود ہے۔

2-

کیونکہ وہ زندگی ظاہر ہوئی،
 اور ہم نے اُسے دیکھا
 اور اُس کی گواہی دیتے ہیں
 اور تمہیں اُس ابدی زندگی کا اعلان کرتے ہیں
 جو باپ کے ساتھ تھی
 (اور ہم پر ظاہر ہوئی۔)

وہی ابدی بستی
 جو خُدا سے خُدا ہے
 اور جو فی الواقع خود زندگی کہلانے کے لائق ہے
 جسم میں ظاہر ہوا
 اور ہمارے درمیان ساکن رہا؛
 اور رسول کہہ سکتے ہیں
 "ہم نے اُس کا جلال دیکھا۔"

3-

جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُننا
 وہی ہم تمہیں بھی سناتے ہیں۔

دیکھو کہ وہ کیونکر ایک ہی بات پر زور دے رہا ہے
 !گویا وہ اس کیل کو ٹھونکنے کے لیے بار بار ضرب لگا رہا ہے
 کیسے وہ اس گھنٹی کو بجا رہا ہے
 تاکہ شک کے ہر جنازہ کی گھنٹی بجے

3-

تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ شراکت رکھو۔

!مگر اے یوحنا
تیرے ساتھ شراکت کی کیا قدر و قیمت ہے؟
تو اور تیرے ساتھی؟
،ماہی گیر، غربا، حقیر
،جنہیں ہر شہر میں رُسوا کیا جاتا ہے
،جن پر ہنسی اڑانی جاتی ہے
—جنہیں ظلم و ستم سہنا پڑتا ہے
کون ہے جو تیرے ساتھ شراکت چاہے؟

3-

،اور درحقیقت
،ہماری شراکت تو باپ کے ساتھ ہے
اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ۔

—کیا ہی زبردست جست ہے یہ
ماہی گیر کے جال سے
!باپ کے تخت تک
زیدی کا حقیر بیٹا
!اٹھ کر بادشاہوں کے بادشاہ سے شراکت پاتا ہے

!آہ یوحنا
!ہم اب تیرے ساتھ شراکت چاہتے ہیں
،ہم تیرے طعن و تشنیع
،تیری رُسوائی اور دُکھوں میں بھی شریک ہونے کو تیار ہیں
تاکہ ہم تیرے ساتھ
اور باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ
شراکت رکھ سکیں۔